سُوْرَۃُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 11: An-Nisa (Ayaat 105-122): Day 35

وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۱۰﴾ اور جو کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اس کے بعد اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے (۱۱۰)

کوئی غلطی ہو جائے۔ کوئی گناہ ہو جائے۔ کوئی ظلم ہو جائے۔ "شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔"

صرف یہی ایک کام ہم کر سکتے ہیں۔ شر مندہ ہوں اور توبہ کر لیں۔ استغفار کر لیں۔

آپ یہ دیکھیں کہ چوری کا مقدمہ چل رہا ہے۔ قانون کی تعلیم دی جارہی ہے اور حل کیا ہے کہ توبہ کر لیں۔ استغفار کر لیں۔ اگر اسلام کا یہ اُصول لاگو ہو جائے تو جُرم ختم ہو جائیں۔

اللہ کے نبیؐ کے دور میں لوگ اللہ سے ڈرتے تھے۔ خود آجاتے کہ ہم پر حد لگا دیں۔

اللہ کے نبیؐ کے پاس اَزد قبیلے کی شاخ غامد کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، چلی جا اور اللہ سے بخشش طلب کر اور توبہ کر۔ کہنے لگی: آپؐ مجھے ماعز بن مالکؓ کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگی: میں زنا کی وجہ سے اُمید سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو خود؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا (تو اس وقت تک انتظار کر) جب تک تیرا حمل وضع نہ ہو جائے۔ ایک انصاری صحابیؓ نے اس کی دیکھ بھال کا ذمہ اُٹھایا، جب وضع حمل ہو گیا تو وہ انصاریؓ نبیؐ کے پاس آیا اور وضع حمل کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا: ہم اسے اس کے بچے کے دودھ پینے کے انتظام کے نہ ہونے کی وجہ

سے ابھی رجم نہیں کریں گے۔ ایک انصاری صحابیؓ نے کہا: اللہ کے رسول بچے کو دودھ میں پلواؤں گا تب آپؐ نے اس کو رجم کیا۔"

جب اُسے رجم کی سزا دی گئی تو خالد بن ولیدؓ پاس کھڑے تھے اُن پر خون کے چھینٹے پڑ گئے۔ انہوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو اللہ کے نبیؐ نے فرمایا خالد اس عورت کو کچھ نہ کہو۔ اُس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چالیس لوگوں پر تقسیم ہو تو سب بخشے جائیں ایک اور روایت میں ہے کہ اُس کی توبہ پر سارے مدینہ والے بخشے جائیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اَسلم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جرمِ زنا کا اعتراف کیا، آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر اقرار کیا اور جب چار دفعہ قسم کھا چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تو پاگل ہے ؟"اُس نے جواب دیا: 'نہیں' آپؐ نے پوچھا: "کیا تو شادی شدہ ہے ؟"وہ بولا: 'جی ہاں' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

اُس دور میں لوگ تو خود آکر اپنا گناہ بتاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنا کرم اور اپنی مہربانی کو بیان فرماتا ہے کہ جس گناہ سے جو کوئی توبہ کرے اللہ اس کی طرف مہربانی سے رجوع کرتا ہے، ہر وہ شخص جو ربّ کی طرف جھکے رَبّ اپنی مہربانی سے اور اپنی وسعت رحمت سے اسے ڈھانپ لیتا ہے اور اس کے صغیرہ کبیرہ گناہ کو بخشش دیتا ہے، چاہے وہ گناہ آسمان و زمین اور پہاڑوں سے بھی بڑے ہوں۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ
خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو کوئی گناہ کرے سو اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں کا جاننے والا حکمت والا ہے
(۱۱۱) اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر کسی بے گناپر تہمت لگادے تو اس نے بڑے بہتان اور صریح
گناہ کا بار سمیٹ لیا(۱۱۲)

سارے گناہ حقوق العباد کے متعلق ہیں۔ بعض اوقات ہم حقوق اللہ کا خیال رکھتے ہیں۔ عبادات والا دین نظر آجاتا ہے۔ لیکن دِل کے مومن بنیں۔

يَرْمِ : رمی، جمار پتھر مارنا۔ بہتان کا پتھر مارنا۔ بَرِيْٓـًٔا: بَری۔ یعنی جو بے گناہ ہے۔

گناہ کے درجے؛

خطا: یعنی غلطی۔ کرنا نہیں چاہ رہے تھے لیکن ہو گئی۔ انجانے میں ہو گیا۔

اِثم۔ گناہ۔ پتا تھا لیکن پھر بھی کیا۔ جان بوجھ کر گناہ کیا۔ بندہ بچ سکتا ہو لیکن نہ بچے۔

بہتان: اپنی غلطی یا گناہ کو دوسرے پر لگا دینا۔ بعض اوقات بلا سوچے سمجھے دوسرے پر الزام لگا دیتے ہیں۔ کہ میں تو ایسی ہوں لیکن میرے ارد گرد گناہگار ہیں۔

حدیث کا خلاصہ: کہ غیبت وہ ہے جو کسی میں ہو لیکن آپ اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی بات کریں۔ لیکن اگر کسی میں وہ بات نہ ہو تو بہتان ہے۔ ہر بات سوچ سمجھ کر کہیں۔

"۔۔۔ پھر کسی بے گنا پر تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا" اللہ کو یہ بات بالکل پسند نہیں۔ زنا کرنے کے سو کوڑے ہیں اور بہتان لگانے کے 80 کوڑے۔ صرف بیس کوڑوں کا فرق ہے۔ اسلام زبان کی اتنی حفاظت سکھاتا ہے۔ جہنم میں لوگوں کی کثیر تعداد زبان کی وجہ سے جائے گی۔

انسان جب ایسی باتیں پڑھتا پڑھاتا ہے تو دِل کرتا ہے کہ انسان کسی ایسی وادی میں چلا جائے جہاں کوئی نہ ہو اور کوئی بات نہ کرے۔ بَس میں اور میرا رَبّ ہو۔

اپنے دوسروں کے ساتھ معاملات ٹھیک کر لیں۔ رشتوں کو جوڑیے۔ کل قنطرہ کے پل پر جو پل صراط اور جنت کے درمیان واقع ہے ہر شخص اپنا حصہ آپ کے نیک اعمال سے وصول کر لے گا اگر آج آپ نے ان کو ان کا حق نہ دیا۔

اپنے آپ کو نیکی کے کاموں میں مصروف رکھیں۔ صلہ رحمی کریں۔ کم بولنے کا موقع ملے گا تو گناہ بھی کم ہوں گے۔ کم وقت ہو گا تو گناہ کا موقع ہی نہ ملے گا۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور مجھے جہنم سے دور کر دے (لمبی حدیث ہے جس کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ”کیا میں تجھے ایسی بات نہ بتلاؤں؟ جس پر ان سب کا دارو مدار ہے“ میں نے کہا کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: ”اس کو روک رکھ“ میں نے عرض کیا، کیا ہم زبان سے جو گفتگو کرتے ہیں، اس پر بھی ہماری پکڑ ہو گی؟ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: "تیری ماں تجھے گُم پائے (یہ عربی محاورہ ہے کوئی بد دعا نہیں) جہنم میں لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی اوندھے منہ گرائیں گیں)" جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃالصلاۃ، حدیث:2661

یعنی زبان نیکیوں کو کاٹ کر رکھ دے گی۔ تہمت بھی اسی لئے بہت بڑا گناہ ہے۔ آنکھوں سے دیکھ بھی لیا، کان سے سُن لیا لیکن اگر زبان نہیں بولتی تو گناہ نہیں ہے۔

خاموشی سے رہنا سیکھیں۔ کم بولیں۔ غور و فکر کریں۔ تدبر کریں۔ بچوں کو بھی یہی سکھائیں۔

کسی کا مسئلہ حل کرنا ہے تو خلوص اور دیانتداری سے مدد کریں۔

اِحْتَمَلَ : یہ لفظ حمل بوجھ سے ہے۔ قیامت کے دن ہمارے گناہوں کا بوجھ ہم پر ہو گا۔ دوسرے کی بات کرینگے تو بوجھ اپنے اوپر لاد کر لیں گے۔ جب بھی کسی گاڑی کی ہینڈ بریک دیکھوں تو مجھے زبان یاد آ جاتی ہے کہ اپنی زبان کو بھی بریک لگا دیں۔ سیلف کنٹرول ہونا چاہئیے۔

بھتان: ب ھ ت۔ جس پر الزام لگایا جائے وہ حیران ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ کیریکٹر بلڈنگ کروائیں۔ کردار سازی تو قرآن پڑھ کر ہی ہو سکتی ہے۔ قرآن پڑھنے پڑھانے والے لوگ بھی اگر ایک دوسرے کی بات کریں تو اللہ کا ڈر کہاں ہے؟

اللہ سے عاجزی کے ساتھ دعائیں مانگیں اور اپنے آپ کو بے ضرر بنالیں۔ حدیث رسولؐ کے الفاظ ہیں۔ اپنے لئے کوڈورڈ بنالیں۔ لا ضرر و لا ضرار۔ نہ خود کسی کو تکلیف دیں۔ نہ کوئی تمہیں تکلیف دے۔ اپنے رشتے داروں سے معافی مانگ لیں۔

ورنہ ایک بہت بڑا دن آنے والا ہے جس دن وہ آپ کی نیکیاں لے جائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے فرماتا ہے اور ہمیں سبق دے رہا ہے؛

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآٮِٕفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ﴿۱۱۳﴾ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے اور وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے (۱۱۳)

اللہ تعالیٰ حکمت کی باتیں سکھاتا ہے۔ لوگ آپ کو بہکانا بھی چاہیں گے تو نہیں بہکا سکیں گے۔ لوگوں کی چالیں آپ پر کامیاب نہیں ہونگی۔ لیکن علم کے ساتھ جُڑے رہیں۔

قران اور حکمت ہمارے لئے ایک شیلڈ ہے۔ علم سے خوف ملتا ہے اور خوف سے حکمت ملتی ہے۔

حدیثؐ ہے کہ "رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللہ" یعنی "خوفِ خدا عزّوَجلّ حکمت کا سر ہے۔" اصل دانائی اور عقل مندی تو یہی ہے کہ اللہ کا ڈر ہو پھر ہی حکمت ملتی ہے۔ قرآن ہی اللہ کا خوف عطا کرتا ہے۔

قرآن کا علم آپ کی حفاظت کرتا ہے۔ حکمت اور دانائی بھی ملتی ہے اور آخرت کی کامیابی بھی۔

اس واقعے کو بنیاد بنا کر اللہ معاشرتی اُصول سکھا رہا ہے۔

اُن لوگوں نے اللہ کے نبیؐ جو مدینہ کے لیڈر تھے کو دھوکہ دینے کی کوشش کی اور دوسروں پر بہتان لگایا۔ تاکہ خود بچ جائیں۔

لَا خَيۡرَ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰٮهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۢ بَيۡنَ النَّاسِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰ لِكَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۱۴﴾

اُن لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں مگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے یا کسی نیک کام کرنے یا لوگوں میں صلح کرانے میں کی جائے تو یہ بھلی بات ہے اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضاجوئی کے لیے کرے تو ہم اسے بڑا ثواب دیں گے (۱۱۴)

نَّجۡوٰٮهُمۡ : کانوں میں سرگوشی۔ چپکے سے کوئی بات کرنا۔ سوائے اس کے کہ؛

1. پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے
2. کسی نیک کام کرنے
3. لوگوں میں صلح کرانے میں

اور یہ کام صرف اللہ کی رضا کے لئے ہونا چاہئیے۔

نَّجۡوٰٮهُم کیا ہے؟ سورۃ تحریم میں بھی اس پر تفصیل سے بات آئے گی۔

کوئی جماعت سے الگ ہو کر بات کریں۔ یعنی دو افراد الگ ہو کر بات کریں۔ کم آواز سے یا زور سے۔ یعنی گروپ میں دو لوگ بیٹھے ہیں لیکن دو لوگ الگ سے اپنی ہی کوئی بات کریں۔

اس کا کوڈورڈ رکھ لیں کہ نَّجْوٰہ اجتماعی غیبت ہے۔ غیبت ایک بندے کی کرتے ہیں۔ نَّجْوٰہ کی مثال:

ایک سکول ہے یا کوئی ادارہ ہے۔ سٹاف روم میں بیٹھ کر سکول کی باتیں کریں۔ آپس میں کوئی شکایات کریں۔ یعنی سکول کو نہ بتائیں لیکن بیٹھ کر سکول والوں کی باتیں کریں۔

آپ کو کسی سکول یا اِدارے سے شکایت ہے تو اُن سے بات کریں۔ ادھر اُدھر بیٹھ کر باتیں نہ کریں۔

آئینہ صرف آپ کو اپنا آپ ہی دِکھاتا ہے۔ اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے۔

حدیثِ رسولؐ ہے:

مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

جنّت دارالاسلام اسی لئے ہے کہ کوئی کسی کو تکلیف نہیں دے گا۔

نجوہ میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اکیلا بندہ کسی کا عیب دیکھتا ہے تو سوچ لیتا ہے کہ شائد ایسا ہوُا ہو اس لئے یہ کام ایسے ہو گیا۔ لیکن جب آپ کو کوئی ہم خیال مل جاتا ہے تو بات بڑھ جاتی ہے۔ بعض اوقات لوگ ایسے ہی دوسروں کو بدنام کر دیتے ہیں۔ ہمارے دینی ادارے بدنام ہو کر رہ گئے ہیں۔ سیاسی ادارے بدنام کر دیئے گئے۔ ہمارا ملک تک بدنام ہو گیا۔ ہماری قوم کا مزاج ہی نجوہ کا بن گیا ہے۔

بعض اوقات جہاں آپ کی کوئی بات نہیں سُنتا تو ایسے مزاج بن جاتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ سے لوگ ڈائرکٹ آکر بات کر لیا کرتے تھے۔ صرف ایک دفعہ ہوُا کہ لوگ اللہ کے نبیؐ سے غیر ضروری باتیں بھی کرنے لگے تو قرآن کی آیت نازل ہو گئی کہ اللہ کے نبیؐ سے بات کرنے سے

پہلے صدقہ دیا کرو۔ لیکن یہ آیت صرف تربیت کے لئے تھی پھر منسوخ ہو گئی۔ علیؓ فرماتے ہیں اس آیت پر صرف میں نے عمل کیا تھا۔

دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کریں لیکن ڈائریکٹ بات کریں۔

ہماری قوم کا مزاج ہی بن گیا کہ امریکی صدر سے لے کر پاکستانی سیاست پر اپنی رائے ضرور دیتے ہیں۔

مزے لے کر دوسروں کی بات نہ کریں۔ کیا اللہ کے نبیؐ نے کبھی ابو جہل یا عبداللہ بن اُبی کے منہ پر جوتا مارا تھا؟

حیرت تو تب ہوتی ہے جب دین کا کام کرنے والے دوسروں کی باتیں کرتے ہیں۔

اچھی بات کریں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ حدیث کا خلاصہ ہے کہ تین لوگ بیٹھے ہوں تو اُن میں سے دو لوگ چپکے سے بات نہ کریں کہ تیسرا پریشان ہو گا کہ شائد میری بات کر رہے ہیں۔

ہمارے نبیؐ ہمیں کیا سکھا رہے ہیں۔ وہ ہم سے کتنی محبت کرتے تھے۔

اپنے آپ کو ایسا بنا لیں کہ کسی سے آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔ اللہ سے اَجر کی اُمید رکھیں۔ ایسا سبق پڑھیں اور سیکھیں کہ اصل دیندار بنیں۔ آپ کے عمل سے پتا چلے کہ آپ نے دین کا علم سیکھا ہے۔

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَ يَـتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَـنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ﴿۱۱۵﴾ اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر

سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے (۱۱۵)

یعنی اللہ نے تو ہدایت دکھادی تھی۔ اللہ کے نبیؐ کا قُرب بھی نصیب ہو گیا تھا۔

يُّشَاقِقِ : یہ لفظ شق یعنی پھٹ پڑنا۔ کھل جانا۔ جیسے قبر شق ہو گئی۔

یعنی جو لوگ نجوہ کرتے ہیں۔ ہم عام طور پر اسے Discussion کہتے ہیں لیکن یہ Disgusting ہوتا ہے۔ اجتماعی غیبت والا کام چھوڑ دیں۔ نجوہ سے دلوں میں دُوریاں آجاتی ہیں۔

لوگ ہدایت پر چلتے چلتے بھی مُڑ جاتے ہیں۔ دین کے راستے پر خطرات آتے رہتے ہیں۔ مضبوط ہو جائیں۔ بعض لوگ جب دین کے راستے چھوڑ دیتے ہیں کہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ غلط کر رہے ہیں۔

پھر " وَ يَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ " اللہ انہیں بھٹکا دیتا ہے وہ اپنے غلط راستے پر دُور تک چلے جاتے ہیں۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔

مومنین کا یہ طریقہ نہیں کہ گھر میں شادی آگئی تو اسلام کا کام پیچھے۔ اللہ کے نبیؐ کے نو گھرانے تھے۔

صحابہ کرامؓ کا بھی یہ طریقہ نہیں۔ انہیں نہ خوشیاں روک سکیں نہ غم۔ یہی عادت بنالیں۔

" نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى " اللہ اُس کو اُسی طرف پھیر دیتا ہے جدھر انسان جانا چاہتا ہے۔ اس لفظ کو یاد کر لیں۔

ایک طرف سینما ہے دوسری طرف مسجد۔ جدھر مرضی مُڑ جائیں۔ ڈرامہ دیکھ لیں قرآن کا علم سیکھ لیں۔ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى آج تو ہمیں چوائس مل گئی ہے۔ " وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا " لیکن پھر

ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔ کل چوائس نہیں ہو گی۔ اگر ہم نے سبق سیکھنا ہو تو یہی آیت ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ آیت کسی مُشرک کے بارے میں نہیں ہے۔

نبیؐ کا راستہ چھوڑ کر اپنی مرضی کرنے والے کا انجام "وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا" یہی ہو گا۔ رسول کی اطاعت نہیں کرنی تو پھر یہ سزا ہے۔ جاؤ جو مرضی کرو۔ یہود نے من و سلویٰ نہیں کھانا تھا تو حکم ہوا جاؤ خود کھیتی باڑی کرو کماؤ اور کھاؤ۔

ایک بات ہم سب یاد کر لیں کہ دُنیا میں ہمیں چوائس مل گئی" نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى " ۔ لیکن اگر اللہ کے نبیؐ کی اطاعت نہیں کرنی پھر ٹھکانہ وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا یہی ہے۔

اللہ کی رضا میں راضی ہو جائیں۔ بیماریوں پر دُکھ نہیں کرنا۔ غم تکلیف پر غم شکوے نہیں کرنے۔ کسی تنگی یا حادثے میں شور نہیں کرنا۔

ہدایت کا تعلق رسولؐ اللہ سے ہے۔ فجر کے لئے اُٹھ جائیں تو آسانی ہو جائے گی اگر یہی کہتے رہیں مشکل ہے تو بہت ہی مشکل لگے اور نہ ہی اُٹھیں۔ اتنے لوگوں کا ناشتہ کیسے بناؤں گی کہتے رہیں گے تو واقعی بنانا مشکل ہو گا لیکن صبح اُٹھ جائیں اور کام میں لگ جائیں تو کام ہو جائے گا۔

جو گاڑی تیز آ رہی ہو کیا اُس کے سامنے کوئی کھڑا ہوتا ہے؟ نہیں۔ سب کہتے ہیں سائیڈ پر ہو جاؤ۔

جو خود ڈھیلا ہو۔ کبھی گاڑی روکے کبھی چلائے۔ لوگ اُس کے سامنے سے گُزرتے رہتے ہیں۔ آپ کو دوسرے لوگ ہارن دیں گے۔ جو تیز آئے گا وہ آگے گُزر جائے گا۔

ہم خود فیصلہ کرلیں۔ کیا دُنیا چاہئیے؟ ہمیں چاہئیے کہ آخرت بنالیں۔ اندر سے سب کنٹرول ہو رہا ہے۔

سید صادق حسین کاظمی نے فرمایا: تو سمجھتا ہے ، حوادث ہیں ستانے کے لیے

یہ ہوا کرتے ہیں ظاہر آزمانے کے لیے

تندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

اللہ سے مدد مانگ کر فیصلے لیں۔ پھر نیکی کے کام پر جم جائیں۔

صحابہ کرامؓ پھر واقعی ایسے بن گئے تھے۔ جب کہتے کہ اللہ کے نبیؐ آپؐ سے پیار ہے تو آپؐ فرماتے اچھا پھر آزمائش کے لئے تیار رہو۔

ہم دوسروں کے لئے اتنی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن دین کے لئے کام ہو تو پھر سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔

قرآن کے احکام کوئی عام بات نہیں ہیں۔ یہ بہت قیمتی ہیں۔ اسی پر عمل سے جنّت ملنی ہے۔ اللہ کی رضا ملنی ہے۔ اللہ کی نظر صرف ہم لوگوں پر ہے۔ باہر والوں کو تو اللہ نے چھوٹ دے رکھی ہے۔

مجاہد تو صرف تب بنیں گے کہ اللہ کی راہ میں آزمائش میں پورے اُتریں۔ اللہ سے دعا کریں کہ عمل کی توفیق دے۔ آمین